



سوال

سر ایک مسئلے کی وضاحت چاہیے اگر کوئی لڑکی کسی لڑکے کو اپنا وکیل بنا کر اختیار دے دے کہ میرا نکاح اپنے ساتھ کر دو اور وہ لڑکا صرف اس لڑکی کا نام لے کر اس کے والد کا نام نہ لے صرف اس لڑکی کا نام لے کر دو گواہوں کی موجودگی میں یہ کہہ دے کہ فلاں لڑکی نے مجھ اپنے نکاح کا اختیار دے دیا اور میں اس کا نکاح اپنے ساتھ کرتا ہوں اور پھر خود قبلت کے لفظ نہ بولے اور وہ گواہ اس لڑکی کا علاقہ جلتے ہیں یہ پتہ ہے کہ اس لڑکے کی دوستی اس علاقے کی لڑکی سے ہے اور پہلے اس لڑکے نے ان گواہوں کو اس لڑکی کا علاقہ، ایجوکیشن، قوم بتا دیا تو یہ نکاح منعقد ہو گا یا نہیں؟ آخر میں کہہ دیا کہ یہ لڑکی میری بیوی بن گئی ہیں تم گواہ ہو اگر کوئی لڑکی کسی لڑکے کو اپنا وکیل بنا کر اختیار دے دے کہ میرا نکاح اپنے ساتھ کر دو اور وہ لڑکا صرف اس لڑکی کا نام لے کر والد کا نام لیے بغیر دو گواہوں کی موجودگی میں یہ کہہ دے کہ فلاں لڑکی نے مجھ اپنے نکاح کا اختیار دے دیا اور میں اس کا نکاح اپنے ساتھ کرتا ہوں اور پھر خود قبول کے الفاظ نہ بولے۔ وہ گواہ اس لڑکی کا علاقہ جلتے ہیں، انہیں یہ بھی پتہ ہے کہ اس لڑکے کی دوستی اس علاقے کی لڑکی سے ہے اور پہلے اس لڑکے نے ان گواہوں کو اس لڑکی کا علاقہ، ایجوکیشن، قوم بتا دیا تو کیا اس طرح نکاح منعقد ہو گا یا نہیں؟ لڑکے نے آخر میں یہ کہا کہ یہ لڑکی میری بیوی بن گئی ہے تم گواہ ہو۔ اب وہ لڑکی کہتی ہے کہ میں نے اختیار تو تین مرتبہ دے دیا، لیکن میں حلفاً بیان دیتی ہوں کہ مجھے علم نہیں تھا کہ اس طرح نکاح ہو جائے گا۔ اگر مجھے علم ہوتا تو میں یہ اختیار نہ دیتی اور اس نکاح کے بعد اس لڑکی نے اپنا اختیار واپس بھی لے لیا، لیکن اس سے پہلے گواہوں کی موجودگی میں یہ مجلس قائم ہو گئی اور مذکورہ بالا جملہ بولے گئے ہیں؟

جواب

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

شریعت اسلامیہ میں مرد و زن کو بدکاری و فحاشی، عریانی و بے حیائی سے محفوظ رکھنے کے لئے نکاح کی اہمیت انتہائی زیادہ ہے۔ شیاطین اور اس کے چیلے جو مسلمان کے ازلی دشمن ہیں اسے راہ راست سے ہٹانے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتے رہتے ہیں۔

اسلام نے کسی مرد یا عورت کو اجازت نہیں دی کہ وہ غیر محرم مرد یا عورت سے گپ شپ لگائے۔ اگر کوئی ضروری کام ہو تو ضرورت کی حد تک بات کی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقَوْلِكُمْ وَقَوْلِهِنَّ (الاحزاب: 53).

اور جب تم ان سے کوئی سامان مانگو تو ان سے پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔

1. اس لیے لڑکے کا اس لڑکی سے میل جول رکھنا اور گپ لگانا ہی حرام اور کبیرہ گناہ ہے اس پر لازم ہے کہ اس گناہ سے رب کے حضور توبہ کرے، اپنے لیے پرنا دم ہو اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے۔

شرعی حکم کے مطابق نکاح میں ولی کا ہونا شرط ہے۔

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:



لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ (سنن أبی داود، النکاح: 2085، سنن ترمذی، النکاح: 1101، سنن ابن ماجہ، النکاح: 1881) (صحیح).

ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

دوسری حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحْتُمْ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهَا فَكَانُهَا بَاطِلًا، وَكَانُهَا بَاطِلًا، فَكَانُهَا بَاطِلًا. (سنن أبی داود، النکاح: 2083، سنن ترمذی، النکاح: 1102) (صحیح).

جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے گی اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔

اسی طرح نکاح کے وقت دو گواہوں کی موجودگی بھی شرط ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ، وَشَاهِدَيْنِ عَدْلٍ (صحیح الجامع: 7557).

ولی اور دو گواہوں کی موجودگی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نکاح میں ولی کی رضامندی ضروری ہے۔

1. سوال میں مذکور صورت حال میں لڑکی نے لڑکے کو نکاح میں اپنا وکیل بنایا ہے، اس کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ ہی شرعی طور پر لڑکی کے پاس ایسا کرنے کا اختیار ہے۔

2. لہجہ و قبول نکاح کے ارکان میں سے ہے اور شریعت کی رو سے لہجہ کے الفاظ عورت کے ولی یا پھر اس کے قائم مقام کی طرف سے اولیٰ کیے جاتے ہیں۔ قبولیت کے الفاظ خاوند یا اس کا قائم مقام ادا کرے گا۔

3. لڑکے نے جو اپنے طور پر نکاح کیا ہے اس میں لہجہ خود ہی کر لیا ہے، لڑکی کے ولی (باپ) کو اس کا علم تک نہیں ہے اس لیے یہ نکاح باطل ہے۔ لڑکی اس لڑکے کے لیے اجنبی ہے، دونوں کا آپس میں کسی قسم کا تعلق رکھنا حرام ہے۔

4. اگر لڑکا اس لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو شرعی طریقہ نکاح کے مطابق ولی کی اجازت، عورت کی رضامندی، دو گواہ اور حق مہر مقرر کر کے نکاح کر سکتا ہے۔

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

محدث فتویٰ کمیٹی



مجلس البحث والدراسات
إسلامية
مهدى فتوى

شيخ الحديث حافظ مفتي عبدالستار حماد حفظه الله